REGD No. L. 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

قل ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء

عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محموداً

روزنامہ الفضل ربوہ

صفر ۱۳۷۹ھ

قیمت فی پرچہ ۱۰

جلد ۴۸/۱۳ | ۲۳ ظہور ۱۳۳۸ ہش | ۲۳ اگست ۱۹۵۹ء | نمبر ۱۹۹

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

بخیریت کراچی پہنچ گئے

راستہ میں گاڑی کے شور اور جھٹکوں کی وجہ سے حضور بالکل آرام نہ فرما سکے

اور طبیعت بے چین رہی

— از محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب۔ کراچی —

کراچی ۲۲/ اگست بوقت سوا نو بجے صبح (بذریعہ فون)

کل دس بجے حضور اقدس معہ خدام اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیریت کراچی پہنچ گئے۔ راستہ میں گاڑی کے جھٹکوں اور شور کے باعث حضور بالکل آرام نہ فرما سکے۔ اور اس وجہ سے طبیعت بے چین رہی۔

کراچی پہنچ کر بھی اعصابی ضعف اور نسیان کی کیفیت رہی۔ بعد دوپہر حضور نے چند گھنٹے آرام فرمایا۔ اس کے بعد طبیعت کچھ بحال ہو گئی۔ مگر پھر رات کے وقت بے چینی شروع ہو گئی رات نیند کم آئی۔ صبح سے بے چینی ہے۔

احباب جماعت حضور کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے دردِ دل سے دعائیں جاری رکھیں۔

خاکسار۔ (ڈاکٹر) مرزا منور احمد

بوقت سوا نو بجے صبح، کراچی ۲۲/ اگست

تعلیم الاسلام کالج ربوہ کے سات طلباء کیلئے

وظائف کی منظوری

یہ خبر خوشی سے سنی جائے گی۔ کہ اس دفعہ تعلیم الاسلام کالج کے انٹرمیڈیٹ کے نتیجہ کی بناء پر کالج کے سات طلباء کے وظائف منظور ہوئے ہیں۔ مندرجہ ذیل طلباء اپنے وظائف کے فارم دفتر کالج سے حاصل کریں۔ یا اپنے موجودہ پتوں سے مطلع کریں۔ تا انہیں بذریعہ ڈاک فارم بھجوائے جا سکیں۔

(۱) رول نمبر ۱۷۳۳۔ حفاظت احمد (۲) رول نمبر ۳۳۸۷ نور احمد (۳) رول نمبر ۱۴۷۹۹ محمد صدیق سلیمی (۴) ۱۹۶۶۴۔ رانا وحید ظفر خان (۵) ۱۴۷۷۳۔ محمد حیات (۶) ۳۳۷۹۔ محمد سلیم (۷) ۳۳۷۵۔ محمد عبد الرشید

پرنسپل تعلیم الاسلام کالج ربوہ

اعلان

جیسا کہ اخبار الفضل میں اعلان ہو چکا ہے تعلیم الاسلام کالج ربوہ میں ایک کلرک کی جگہ خالی ہے۔ جن امیدواروں نے درخواستیں دی ہیں۔ ان کی آگاہی کے لئے یہ اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ ان کا انٹرویو ۲۶/ اگست بروز بدھ ۷ ۱/۲ بجے صبح کالج میں ہوگا۔ ربوہ سے باہر کے امیدوار اپنے خرچ پر آئیں گے۔ درخواستوں کے وصول کرنے کی آخری تاریخ ۲۵/۸/۵۹ ہے۔

(پرنسپل)

مسجد گول بازار میں تربیتی جلسہ

مورخہ ۲۳/ اگست ۱۹۵۹ء بروز اتوار مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ کا ایک تربیتی اجلاس مسجد گول بازار میں بعد نماز مغرب منعقد ہوگا۔ جملہ خدام ربوہ کی اس میں حاضری ضروری ہے۔

انصار احباب کی خدمت میں بھی شمولیت کی درخواست ہے۔

(قائد مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ)

ہاتھی نے دس افراد ہلاک اور ایک ہزار زخمی کر دیئے

کولمبو ۲۲/ اگست۔ کینڈی کے مقام پر ایک تقریب میں ایک ہاتھی مست ہو گیا۔ جس نے دس آدمی ہلاک اور تقریباً ایک ہزار زخمی کر دیئے۔ بعد میں اس ہاتھی کو گولی مار کر ہلاک کیا گیا۔ یہ ہاتھی اس جلوس میں شامل تھا۔ جو بدھ مت والوں کی طرف سے حضرت گوتم بدھ کی یاد میں ہر سال نکالا جاتا ہے۔

فارموسا کے سیلاب میں ۶۰۰ سے زائد ہلاک

تائپے ۲۲/ اگست۔ کومنتانگ کے وزیر اعظم نے بتایا ہے کہ فارموسا میں سیلاب سے ۶۰۰ افراد ہلاک ۸۵۲۱ زخمی اور ۳۳۷ لاپتہ ہو گئے ہیں۔ دوسرے ذرائع کا کہنا ہے کہ ہلاک ہونے والوں کی تعداد چار ہزار ہے۔

معاہدۂ بغداد کا نیا نام رکھ لیا گیا

انقرہ ۲۲/ اگست۔ آج یہاں اعلان کیا گیا ہے کہ معاہدہ بغداد کا نام بدل کر "سنٹرل ٹریٹی آرگنائزیشن" رکھ دیا گیا ہے۔

امریکی سائنسدانوں کی جماعت ڈھاکہ میں

ڈھاکہ ۲۲/ اگست۔ امریکی سائنسدانوں کی ایک جماعت کل یہاں پہنچی ہے۔ وہ ہیضہ کا تحقیقی مرکز قائم کرنے کے لئے جگہ کا انتخاب کریں گے یہ مرکز سیٹو کے زیر اہتمام قائم کیا جا رہا ہے۔

روزنامہ الفضل ربوہ — ۲۳ اگست ۱۹۵۹ء

"آپ بخیریت رہینگے"

ہفت روزہ لیل و نہار لاہور کے آزادی نمبر میں ایک ملاقات کی روئداد شائع ہوئی ہے۔ جو چند اخبار نویسوں نے ایک صاحب سے جو اسلامی حکومت قائم کرنے کے پرجوش بلکہ کہنا چاہیئے اپنی طرز کے واحد حامی ہیں ایک سہانی ساون کی شام کو ایک ہرے بھرے رمنہ میں جوان صاحب کے مکان کا حصہ ہے ذرا بے تکلفی سے کی ہے۔ اس ملاقات میں جو گفتگو ان صاحب اور ملاقاتیوں میں ہوئی اس کا تھوڑا سا حصہ قارئین کی دلچسپی کے لئے یہاں نقل کیا جاتا ہے۔ تھوڑا سا کا لفظ نسبتاً استعمال کیا گیا ہے۔ کیونکہ ویسے روئداد خاصی طویل ہے۔ فھو ھذا

"یہ تھے عالم اسلام کے روشن خیال مفکر .... جن کی صحبت میں ہمیں اس شام کے چند لمحے گزارنے کا موقعہ ملا۔ بے شمار اندیشے اور لمبے چوڑے سوالات ہمارے پیاسے ذہنوں میں کروٹیں لے رہے تھے۔ اور اس نفس یک دو نفس میں سوالات کا انتخاب خاصہ دشوار ہو رہا تھا۔ میرے ساتھی نے اپنے اندیشوں کی کتاب کا پہلا ورق الٹا مولانا آجکل کا نوجوان اسلامی ریاست کے تصور سے کانپ جاتا ہے۔ آنکھوں کے سامنے .... ڈاڑھیوں والے چہرے ٹخنوں سے اونچی شلواریں۔ ہاتھوں میں درّے لئے ہوئے پولیس کے سپاہی اور مُلّا کے چیلے گھوم جاتے ہیں۔ اور آج کے ترقی یافتہ نام نہاد ترقی یافتہ دور میں زندگی گزارنے کا عادی نوجوان (مجھے بھی آپ اسی صف میں شامل سمجھئے۔) سوچتا ہے کہ اگر اس ملک میں وہ اسلامی ریاست قائم ہو گئی جس کا مطالبہ لے کر آپ لوگ اٹھے ہیں۔ تو اس میں ہمارا کیا بنے گا؟

آپ بخیریت رہیں گے؟ مولانا کے اس مختصر سے جواب کو سنکر وہ خاموش لوگ قہقہہ لگا کر جاگ اٹھے۔ جوان کے ارد گرد رکھی ہوئی کرسیوں کی آغوش میں گمشدگی کی حالت میں بیٹھے تھے۔ مولانا کا جواب سنکر ان کی آنکھیں چمک اٹھیں۔ اور انہوں نے طنزیہ نظروں سے ہمیں دیکھا لو اور پوچھ لو۔ دیکھ لی حاضر جوابی اور خوش مذاقی۔

تو یہ خیریت کیسی ہوگی میرے ساتھی نے اس مختصر سے جواب سے محظوظ ہو کر وضاحت چاہی۔

"ابھی ہم اس ڈاڑھی کے ہرگز قائل نہیں۔ جو محض چہروں پر اُگ آتی ہے۔ اور قلبی اور ذہنی کیفیت سے اس کا کوئی تعلق نہیں ہوتا۔ اسلامی نظام دراصل انسان کے اندر انقلاب لانے کی کوشش کرتا ہے۔ وہ دلوں کے انقلاب کا خواہاں ہے۔ اصلاح ڈنڈے اور ہنٹر سے نہیں ہو سکتی۔ اصل کام تو زندگی کے بارے میں مجموعی نقطۂ نظر اور عملی رویہ بدلنا ہے۔ ڈنڈا چلانا نہیں۔ جو گروہ اسلامی ریاست کی روح اور اسکے مزاج سے آشنا ہوگا وہ صبر کے ساتھ کسی واضح لائن پر تعمیر ملت کا کام کریگا یہ بات جو میں آج آپ سے کہہ رہا ہوں۔ نئی نہیں ہے۔ اس سے پہلے بھی اس کو متعدد مرتبہ لکھ اور کہہ چکا ہوں۔"

آپ درست فرما رہے ہیں میں نے عرض کیا۔ لیکن آپ کی بات ایک محدود طبقے تک پہنچ سکی ہے۔ ایک ہم لوگوں کا حلقہ بھی ہے جسے مُلّا نے ڈرا دھمکا کر اپنے سے دور کر رکھا ہے۔ اور ہم سہمی ہوئی سی زندگی بسر کر رہے ہیں۔ لیکن اب آپ کی اس بات سے حوصلہ بندھا ہے۔ کہ اسلامی ریاست میں جبر و تشدد سے کام نہیں لیا جائے گا۔

ہرگز نہیں مولانا نے تڑپ کر کہا۔ آخر میں آپ لوگوں کو کیسے یقین دلاؤں۔ میں ان غلط فہمیوں کو تقریر اور تحریر دونوں ہی ذرائع سے دور کرنے کی پیہم کوشش کرتا رہا ہوں۔ لیکن جو لوگ ان غلط فہمیوں میں مبتلا ہیں۔ نہ پڑھتے ہیں نہ سنتے ہیں۔ اور دور دراز کے خودساختہ اندیشوں میں غلطاں رہتے ہیں۔ جتنے جبر سے ماڈرن حکومتیں کام لیتی ہیں۔ ہم تو اتنے جبر کے پاسنگ سے بھی کام نہ لینگے آپ نے ترکی کی تازہ خبر پڑھی ہوگی۔ جس میں وہاں ماڈرن حکومت نے سپاہیوں اور فوجیوں کو مونچھیں رکھنے سے حکماً منع کیا ہے۔ ہمارے خیال میں یہ جبر ہے انصاف نہیں ہے۔ یہ بھی وہی تنگ نظری اور "ملائیت" ہے جس کا شکوہ مذہبی لوگوں سے کیا جاتا ہے آخر ڈاڑھی اور مونچھوں کا آدمی کی صلاحیت کار سے کیا تعلق ہے؟ آپ سکھوں کی مثال لیجئے۔ آخر وہ ہم سے کس میدان میں پیچھے رہتے۔ کونسا سرکاری منصب ہے جس تک وہ نہ پہنچے۔ اور حصول دولت کا وہ کونسا راستہ ہے جو ان کے پاؤں سے پامال نہیں ہوا۔ کیا کبھی ڈاڑھی ان کی راہ میں رکاوٹ بنی ہوتی ہے۔ بہرحال یہ آپ اچھی طرح سمجھ لیں کہ جبر سے یہ جدید تہذیب کے تنگ نظر علمبردار لوگوں کی ڈاڑھیاں اور مونچھیں منڈواتے ہیں۔ اس سے ہم ڈاڑھی رکھوانے کے معاملہ میں کام لینے والے نہیں ہیں۔ ہمارے نزدیک اصل کام لوگوں کے خیالات اور ذوق کی تبدیلی ہے۔ اس کے بعد طرز زندگی کے تمام تغیرات آپ سے آپ فطری طور پر ہوں گے۔"

اگلی باتوں کا تو ہمیں علم نہیں کیونکہ ہم نے یہ روئداد براہ راست "لیل و نہار" سے نقل نہیں کی۔ بلکہ "شہباز" سے نقل کی ہے جس میں پہلی قسط ہی ابھی شائع ہوئی ہے۔

جہاں تک ان صاحب سے ملاقاتی اخبار نویسوں کو تسلی دی ہے وہ واقعی درست ہے۔ اسلام کی حاقعی یہی تعلیم ہے۔ جو ان صاحب نے بیان فرمائی ہے۔ اس لئے ہمیں امید ہے کہ اخبار نویس حضرات بڑے مطمئن ہو کر گھروں کو واپس گئے ہوں گے۔ اور انہیں جانا ہی چاہیئے۔ آخر ان کو اس سے زیادہ تسلی کی اور کیا ضرورت تھی۔ کہ جب کبھی اقتدار ان صاحب کے ہاتھ آیا۔ اور وہ اسلامی قانون کا نفاذ کرنا چاہیں گے۔ تو یقیناً ملاقاتیوں کی قسم اور خیالات اور طرز معاشرت کے لوگ "بخیریت رہیں گے"۔ یعنی انہیں کسی امر میں مجبور نہیں کیا جائے گا۔ حتی کہ ان سے ڈاڑھیاں رکھنے کا مطالبہ بھی اس جبری طریقہ سے نہیں کیا جائے گا۔ جس جبریہ طریقہ سے ترکی نے حکماً سپاہیوں اور فوجیوں کو ڈاڑھیاں اور مونچھیں رکھنے سے منع کیا ہے کیونکہ ان صاحب کے نزدیک یہ جبر ہے انصاف نہیں۔ ملاقاتیوں کو حکومت الٰہیہ میں اس سے زیادہ اور "خیریت" کی ضرورت بھی کیا ہے۔

سچ پوچھیئے تو یہ صحیح ہے کہ اگرچہ ڈاڑھی رکھنا سنت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہے۔ اور ہر مسلمان کو چاہیئے کہ سنت رسول اللہ کی پابندی کرے۔ لیکن آج کل بھی ڈاڑھی تو بعض کٹر دہریوں نے بھی رکھی ہے۔ مثلاً کمیونزم کے موسس اعظم جناب کارل مارکس اور اس کے روسی شاگرد رشید لینن کی بھی تو ڈاڑھی تھی۔ پھر جیسا کہ ان صاحب نے فرمایا ہے سکھوں کی ڈاڑھیاں جو اکثر بے تحاشا ہوتی ہیں۔ کسطرح ان کے کاروبار زندگی میں حائل نہیں رہیں۔ اور خود مسلمانوں نے اپنے زمانہ عروج میں ڈاڑھیاں رکھی ہیں۔ اور ہر قسم کی دنیاوی ترقیات بھی کی ہیں۔ اس لئے ان صاحب کا یہ کہنا صحیح ہے۔ کہ ڈاڑھیاں اور مونچھیں کوئی بنیادی چیز نہیں ہیں۔ اس لئے ہماری دانست میں اخبار نویس ملاقاتیوں کو مطمئن رہنا چاہیئے۔ کہ اسلامی حکومت میں ان سے جبراً ڈاڑھیاں نہیں رکھائی جائیں گی۔ اور جہاں تک دوسری باتوں کا تعلق ہے۔ ان میں بھی یہ صاحب بڑے وسیع المشرب نظر آتے ہیں۔ اور جیسا کہ انہوں نے فرمایا ہے۔ ایسے معاملہ میں جبر اور بے انصافی قطعاً استعمال نہیں کی جائیگی الغرض یہاں تک تو خیریت ہی خیریت ہے۔ البتہ اخبار نویس ملاقاتیوں کو ان صاحب کے مندرجہ ذیل الفاظ پر غور کرنا چاہیئے کہ

"ہمارے نزدیک اصل کام لوگوں کے خیالات اور ذوق کی تبدیلی ہے۔ اس کے بعد طرز زندگی کے تمام تغیرات آپ سے آپ فطری طور پر ہوں گے۔"

یہ بات تھی جس کی وضاحت انہیں اچھی طرح کرا لینی چاہیئے تھی۔ تاکہ وہ اسلامی حکومت میں اپنی "خیریت" سے بالکل مطمئن ہو کر جاتے۔ شائد وہ تمام باتوں کے بارے میں ان صاحب کے ان الفاظ سے مطمئن ہو گئے ہوں:-

"اسلامی نظام دراصل انسان کے اندر انقلاب لانے کی کوشش کرتا ہے۔ وہ دلوں کے انقلاب کا خواہاں ہے۔ اصلاح ڈنڈے اور ہنٹر سے نہیں ہو سکتی۔ اصل کام تو زندگی کے بارے میں مجموعی نقطۂ نظر اور عملی رویہ بدلنا ہے۔ ڈنڈا چلانا نہیں۔ جو گروہ اسلامی ریاست کی روح اور اس کے مزاج سے آشنا ہوگا۔ وہ صبر کے ساتھ کسی واضح لائن پر تعمیر ملت کا کام کرے گا۔"

یہ الفاظ تو واقعی بظاہر بڑے اطمینان بخش اور عظیم ہیں۔ اگر ان صاحب کا مطلب وہی ہے جو ان الفاظ سے ظاہر ہوتا ہے۔ تو یقیناً ان صاحب نے اپنے خیالات میں بڑا پلٹا کھایا ہے اور اپنی ذہنیت میں عظیم الشان تبدیلی کر لی ہے جس کے لئے ہم ان کو مبارکباد عرض کرتے ہیں کیونکہ اس سے کچھ عرصہ پہلے "اسلامی انقلاب" کے تعلق میں ان کے خیالات اس سے بالکل متضاد تھے۔ جن کا ایک نمونہ ہم محض موازنہ کے لئے ذیل میں درج کرتے ہیں۔

"میرے نزدیک اس کا حل یہ ہے کہ ان شاء اللہ العزیز جس علاقہ میں اسلامی انقلاب رونما ہو وہاں کی مسلمان آبادی کو نوٹس دے دیا جائے کہ جو لوگ اسلام سے اعتقاداً اور عملاً منحرف ہو چکے ہیں۔ اور منحرف ہی رہنا چاہتے ہیں۔ وہ تاریخ اعلان سے ایک سال کے اندر اندر اپنے غیر مسلم ہونے کا باقاعدہ اظہار کر کے ہمارے نظام اجتماعی سے باہر نکل جائیں۔ اس مدت کے بعد ان

(باقی دیکھیں صفحہ ۸ پر)

یہودیت کے نئے رجحانات

(از مکرم چوہدری خلیل احمد صاحب ناصر ایم۔ اے۔ پی۔ ایچ۔ ڈی سابق مبلغ امریکہ)

ہمارے زمانہ میں صرف مادی دنیا ہی نہیں بلکہ مذہبی دنیا بھی ایک انقلابی دَور میں سے گذر رہی ہے۔ زمانہ سرعت اور تیزی سے بدل رہا ہے۔ اسی میں زندہ رہنے اور اپنی پوزیشن کو متغائر حالات کے بالمقابل قائم رکھنے کے لئے مذاہب عالم کے لیڈروں کے لئے از بس ضروری ہو چکا ہے۔ کہ وہ اپنے اور گردوپیش کے ماحول کا جائزہ لیتے رہیں اور اس کے مطابق ایسی تجاویز پر عمل پیرا ہوں جو ان کے مذاہب کی ترقی کا باعث ہوں۔

یہودیت دنیا کے قدیم مذاہب میں سے ہے۔ اگرچہ اس کے پیرووں کی تعداد مسلمانوں۔ عیسائیوں۔ بدھوؤں۔ ہندوؤں وغیرہ سب سے کم ہے لیکن زمانہ حال میں انہیں جو اہمیت حاصل ہے وہ محتاجِ بیان نہیں۔ مسئلہ فلسطین نے گذشتہ نصف صدی سے دنیا کو ایسی پیچیدگیوں میں الجھائے رکھا ہے۔ جن کا اب تک کوئی حل نہیں مل سکا حکومت اسرائیل کے قیام کے ساتھ یہ مسئلہ اور بھی نازک صورت اختیار کر گیا ہے۔

یہودیت کی تاریخ بتاتی ہے کہ عمومی طور پر یہ ایک نسلی مذہب رہا ہے یعنی اسکے پیرو صرف بنو اسرائیل تک محدود رہے ہیں ان کے مذہبی تصورات اسرائیلی اور غیر اسرائیلی کی تفریق کی بنیادوں پر قائم رہے۔ یہودیت دنیا کے ان مذاہب میں سے ہے جو قدیم ہندومت کی طرح "تبلیغ" کا قائل نہ تھا۔ اہل یہود نے غیر اسرائیلیوں کو اپنے مذہب کے دائرہ میں لانے کے لئے کبھی کوئی منظم کوشش نہیں کی۔ ان غیر اسرائیلیوں کی تعداد بھی جنہوں نے کبھی از خود یہودیت اختیار کرنے کی رغبت ظاہر کی ہو نہایت ہی قلیل رہی ہے۔

ساڑھے تین ہزار سالہ روایات کے برخلاف یہودیت کی تاریخ میں اب پہلی مرتبہ یہ کوشش شروع ہوئی ہے کہ اس مذہب کی تعلیم کو تبلیغی مہمات کے ذریعے سے دنیا کے سامنے پیش کیا جائے۔ اخبار نیویارک ٹائمز (مؤرخہ ۲۷۔ جون ۱۹۵۹ء) لکھتا ہے کہ حال ہی میں امریکن یہودیوں کے تمام اہم فرقوں نے مل کر بریٹن وڈ کے مقام پر ایک کانفرنس منعقد کی جس میں یہ فیصلہ کیا ہے کہ یہودیت کی تبلیغ کے لئے تمام فرقوں کی طرف سے متحدہ طور پر ایک آرگنائزیشن قائم کی جائے۔ جس کا نام جیوئش انفریشن سوسائٹی (Jewish Information Society) رکھا جائے گا۔ اور اس کا پہلا ہیڈکوارٹر شکاگو میں بنایا جائے گا۔ اخبار نیویارک ٹائمز کا کہنا ہے کہ اس تنظیم کا قیام اس امر کے مترادف ہے۔ کہ یہودیت نے اپنی روایات کو چھوڑ کر نئی ڈگر اختیار کرنا ضروری سمجھا ہے کیونکہ حضرت مسیح علیہ السلام کی بعثت سے پہلے سے ہی یہودی اپنے مذہب کی تبلیغ کرنا چھوڑ چکے تھے۔ چند مواقع پر بے شک بعض مذہبی لیڈروں نے انفرادی حیثیت سے اس رائے کا اظہار کیا کہ اہل یہود کو اب باہر سے نئے پیرو تلاش کرنے چاہئیں لیکن اس سے قبل ایسی تنظیم کبھی قائم نہ کی گئی جس کا واحد مقصد صرف تبلیغ ہو۔ نیویارک ٹائمز کا رپورٹر لکھتا ہے کہ امریکن یہودی جلد ہی شکاگو سے باہر بھی اس کی شاخیں قائم کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔

"یہودی انفریشن سوسائٹی" کے قیام کے اغراض مقاصد بیان کرتے ہوئے کہا گیا ہے کہ "یہ سوسائٹی لیکچروں۔ پمفلٹوں۔ کتب اور تمام دوسرے مناسب ذرائع سے ان عقاید و خیالات کی تبلیغ و اشاعت کرے گی جو خدا تعالےٰ اور انسان اور دنیا سے متعلق یہودیت کی بنیاد تسلیم کئے گئے ہیں اور جن کی تشریح عبرانی بائبل اور یہودی روایات کے ذریعے سے کی گئی ہے"۔ اس سوسائٹی کا مقصد یہ بھی ہوگا کہ "تمام بنی نوع انسان کو ایک رب العٰلمین اور اخوت انسانی پر ایمان کی بنیادوں پر جمع کر دیا جائے"۔

اس سوسائٹی کے پہلے مرکزی عہدہ داران میں سے ایک ربی سنگر ہیں۔ جو نائب صدر منتخب کئے گئے ہیں۔ خاکسار ایک عرصے سے ان کو ذاتی طور پر جانتا ہے۔ ہمارے رسالے مسلم سن رائز میں ان کا ایک مضمون بھی چھپ چکا ہے۔ اور میرے ساتھ بعض بین المذاہب کانفرنسوں میں بھی حصہ لے چکے ہیں۔ ربی سنگر ایک آزاد خیال یہودی ہیں اور مسئلہ فلسطین میں عرب مسلمانوں کے ساتھ ہمدردی کا اظہار کرتے ہیں۔ لیکن اسکے ساتھ ساتھ وہ اس تحریک میں بہت سرگرمی سے حصہ لے رہے ہیں۔ چنانچہ انہوں نے اس انفریشن سوسائٹی کے قیام پر یہ امکان ظاہر کیا ہے کہ اب یہودیت تبلیغی مہمات کے لحاظ سے اس قدر ترقی کر جائے گی کہ اس کا شمار کیتھولک اور پروٹسٹنٹ تنظیموں کے بعد شمار کیا جائیگا۔

اس سوسائٹی کے قیام سے جہاں یہ پتہ چلتا ہے کہ اب دنیا میں تبلیغ کی اہمیت کو کس قدر محسوس کیا جا رہا ہے وہاں مسلمانوں کے لئے بھی اس نے ایک لمحۂ فکریہ پیش کر دیا ہے۔ کیونکہ تعداد کے لحاظ سے تو یہودی مسلمانوں کے مقابلے میں نہایت قلیل ہیں۔ مگر ان کے تبلیغی عزائم مسلمانانِ عالم سے کہیں بڑھ کر ہیں کیا ہمارے مسلمان بھائی اب بھی بیدار نہ ہوں گے؟؟

کلماتِ طیبات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

قبولیتِ دعا کی چند شرائط

یہ بات بحضور دل سن لینی چاہیئے کہ قبولِ دعا کے لئے بھی چند شرائط ہوتی ہیں۔ ان میں سے بعض تو دعا کرنے والے کے متعلق ہوتی ہیں، اور بعض دعا کرانے والے کے متعلق۔ دعا کرانے والے کے لئے ضروری ہوتا ہے کہ وہ اللہ تعالےٰ کے خوف اور خشیت کو مدنظر رکھے۔ اور اس کے غنا ذاتی سے ہر وقت ڈرتا رہے اور صلحکاری اور خدا پرستی اپنا شعار بنائے تقویٰ اور راستبازی سے خدا تعالیٰ کو خوش کرے۔ تو ایسی صورت میں دعا کے لئے باب استجابت کھولا جاتا ہے۔ اور اگر وہ خدا تعالےٰ کو ناراض کرتا ہے۔ اور اس سے بگاڑ اور جنگ قائم کرتا ہے۔ تو اس کی شرارتیں اور غلط کاریاں دعا کی راہ میں ایک سدّ اور چٹان ہو جاتی ہیں۔ اور استجابت کا دروازہ اس کے لئے بند ہو جاتا ہے پس ہمارے دوستوں کے لئے لازم ہے۔ کہ وہ ہماری دعاؤں کو ضائع ہونے سے بچا دیں اور ان کی راہ میں کوئی روک نہ ڈالدیں۔ جو ان کی ناشائستہ حرکات سے پیدا ہو سکتی ہو ان کو چاہیئے کہ وہ تقوےٰ کی راہ اختیار کریں۔ کیونکہ تقوےٰ ہی ایک ایسی چیز ہے۔ جس کو شریعت کا خلاصہ کہہ سکتے ہیں۔ اور اگر شریعت کو مختصر طور پر بیان کرنا چاہیں تو مغز شریعت تقویٰ ہی ہو سکتا ہے۔ تقویٰ کے مدارج اور مراتب بہت ہیں۔ لیکن اگر طالب صادق ہو کر ابتدائی مراتب اور مراحل کو استقلال اور خلوص سے طے کرے۔ تو وہ اس راستی اور طلب صدق کی وجہ سے اعلےٰ مدارج کو پالیتا ہے۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے

انما یتقبل اللہ من المتقین

گویا اللہ تعالےٰ متقیوں کی دعاؤں کو قبول فرماتا ہے یہ گویا اس کا وعدہ ہے اور اس کے وعدوں میں تخلف نہیں ہوتا۔ جیسا کہ فرمایا ہے

ان اللہ لا یخلف المیعاد

پس جس حال میں تقویٰ کی شرط قبولیت دعا کے لئے ایک غیر منفک شرط ہے۔ تو ایک انسان غافل اور بے راہ ہو کر اگر قبولیت دعا چاہے۔ تو کیا وہ احمق اور نادان نہیں ہے۔ لہٰذا ہماری جماعت کو لازم ہے کہ جہاں تک ممکن ہو۔ ہر ایک ان میں سے تقویٰ کی راہوں پر قدم مارے۔ تاکہ قبولیت دعا کا سرور اور حظ حاصل کرے۔ اور زیادتی ایمان کا حصہ لے۔

(ملفوظات ۱۰۲۔۱۰۳)

شوریٰ انصار اللہ کے لئے تجاویز

شوریٰ انصار اللہ میں پیش کرنے کے لئے اگر زعماء کرام یا اراکین کوئی تجویز بھجوانا چاہیں تو مقامی مجلس عاملہ کی منظوری حاصل کر کے مرکز کو زیادہ سے زیادہ ۲۰ ستمبر تک اس سے مطلع فرمایا جائے۔ بعد میں موصول ہونے والی تجاویز زیر غور نہیں لی جائیں گی۔

پیشگوئیوں اور معجزات کے متعلق چند اصول

خورشید احمد

پیشگوئیوں اور الہامات کا سلسلہ ابتدائے آفرینش سے ہی انبیاء علیہم السلام کے ساتھ مخصوص چلا آتا ہے۔ دنیا کے مختلف ارتقائی مراحل کے ساتھ ساتھ انبیائے کرام کے درجات ان کے دائرہ عمل اور طریق کار میں بھی مختلف تبدیلیاں ہوتی چلی گئیں لیکن پیشگوئیوں اور معجزات کو ہر دور اور ہر زمانہ کے ماموروں نے اپنی صداقت کی سب سے بڑی دلیل کے طور پر پیش کیا اور ابنائے آدم نے بھی اللہ تعالیٰ کی ہستی اور اس کے برگذیدہ رسولوں پر ایمان لانے کے لئے سب سے زیادہ استفادہ پیشگوئیوں اور معجزات سے ہی کیا ہے۔ موجودہ زمانہ میں جبکہ ہر بات کو عقل اور سائنس کی روشنی میں دیکھنے کی کوشش کی جاتی ہے پیشگوئیوں کی اہمیت و عظمت اور بھی بڑھ جاتی ہے اللہ تعالیٰ کی ہستی کو ہم محض عقل اور سائنس کے ذریعے شناخت نہیں کر سکتے۔ حالانکہ ہمیں تو پیدا ہی اس لئے کیا گیا ہے کہ ہم خدا تعالیٰ کی وراء الوریٰ ہستی پر ایمان بالغیب لا کر اسکے احکام کے آگے سر تسلیم خم کر دیں۔ ایسی صورت میں مغربیت کے شیدائیوں اور عقل و سائنس کے دلدادہ اصحاب کو ہستی باری تعالیٰ کا قائل کرنے کی سب سے آسان اور واضح راہ یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے تازہ بتازہ کلام کو پیش کیا جائے جو الہامات اور پیشگوئیوں کے رنگ میں وقتاً فوقتاً نازل ہوتا ہے اور اپنے وقت پر خلاف توقع حالات میں نہایت حیرت انگیز طور پر پورا ہو جاتا ہے پس پیشگوئیاں اور معجزات آج بھی اللہ تعالیٰ کی ہستی اور انبیائے کرام کی صداقت معلوم کرنے کا سب سے واضح اور یقینی ذریعہ ہیں اسی حقیقت کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بانی سلسلہ احمدیہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے

قدرت سے اپنی ذات کا دیتا ہے حق ثبوت
اس بے نشاں کی چہرہ نمائی یہی تو ہے
جس بات کو کہے کہ کروں گا یہ میں ضرور
ٹلتی نہیں وہ بات خدائی یہی تو ہے

پیشگوئیوں کے متعلق بعض غلط تصورات

پیشگوئیوں کے متعلق بہت سے غلط خیالات اور بعید از عقل تصورات پھیلے ہوئے ہیں اور اس بارے میں اللہ تعالیٰ کی سنت اور اس کے مقرر کردہ اصول کو سمجھنے کی بہت ہی کم کوشش کی گئی ہے۔ لاکھوں انبیاء اور مامورین پیدا ہوئے ان سب کی پیشگوئیوں کے متعلق بلا استثنٰے اللہ تعالیٰ کی سنت بالکل ایک ہی شکل اور ایک ہی صورت میں کام کرتی ہوئی نظر آتی ہے۔ لیکن عام لوگوں کا حافظہ کچھ اس درجہ کمزور ہوتا ہے کہ ہر نئے موقع پر وہ سنت اللہ کو یکسر بھول جاتے ہیں۔ اور اسکے بالمقابل خود ساختہ اصولوں اور بے بنیاد تصورات کی رو سے وہ ان پیشگوئیوں کو پرکھنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اور کبھی بھی اپنے اسلاف کی غلطیوں اور ٹھوکروں سے اور اللہ تعالیٰ کی قدیمی اور غیر مبدل سنت سے فائدہ نہیں اٹھاتے۔ جو پیشگوئیاں فوق العادت طور پر اور بڑی آب و تاب سے پوری ہوں ان کو تو وہ نظر انداز کر دیتے ہیں۔ اور متشابہ اور وعید کی پیشگوئیوں کو آڑ بنا کر اعتراض کرتے چلے جاتے ہیں۔ اور کبھی یہ نہیں سوچتے کہ جس قسم کے اعتراض ہم کر رہے ہیں وہ تو خود پہلے گذرے ہوئے ان مامورین پر بھی پڑ سکتے ہیں۔ جن پر انہیں ایمان لانے کا دعویٰ ہوتا ہے۔

جب کبھی اللہ تعالیٰ اپنے برگزیدہ بندوں کو دنیا کی اصلاح کے لئے مبعوث فرماتا ہے۔ مخالفین بالعموم ایسی پیشگوئیوں کا مطالبہ کرتے ہیں۔

۱:۔ جو قانون قدرت کے خلاف ہوں مثلاً آسمان سے اترنا۔ خزانوں کے منہ کھول دینا۔ وغیرہ

۲:۔ کسی خاص واقعہ کی کھلے کھلے الفاظ میں معین تاریخ کے ساتھ اطلاع ہو۔ بلکہ اسکی پوری پوری تفصیل بھی واضح الفاظ میں ساتھ ہی بتا دی جائے۔

۳:۔ پیشگوئی کے الفاظ خواہ کچھ ہوں بعد میں واقعات خواہ کتنے ہی تبدیل ہو جائیں پیشگوئی بہرحال سننے والوں کی خواہش اور تصور کے مطابق پوری ہو۔

۴:۔ اگر الفاظ مبہم ہوں تو ملہم کو اس کی مفصل توضیح و تشریح پہلے ہی کر دینی چاہیئے ورنہ اس کا یہ حق باطل ہو جائے گا کہ وہ کسی واقعہ کے وقوع پذیر ہونے کے بعد اپنی پیشگوئی کو اس پر چسپاں کرسکے۔

۵:۔ پیشگوئیوں میں سے کوئی ایک بھی متشابہ نہ ہو سب کی سب یکساں طور پر واضح اور صاف ہونی چاہئیں اور مخالفین کے تصور کے مطابق پوری ہونی چاہئیں۔

یہ ہیں وہ سراسر غلط قیاسات اور بعید از عقل تصورات جو پیشگوئیوں کے متعلق بالعموم لوگوں کے ذہنوں میں ہوتے ہیں۔ حالانکہ ان کے لئے کوئی دلیل قرآن کریم احادیث صحیحہ۔ گذشتہ پیشگوئیوں یا قانون قدرت سے پیش نہیں کی جاسکتی۔ یہ سب خود ساختہ اصول ہیں جن سے پیدائش انسانی کی اہم غرض یعنی یؤمنون بالغیب بے معنی ہو کر رہ جاتی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے پیشگوئیوں اور معجزات کے بارے میں جو قوانین مقرر کر رکھے ہیں ان کے متعلق قرآن کریم اور احادیث صحیحہ کی روشنی میں چند اصول ذیل میں پیش کئے جاتے ہیں جو اس بارے میں اللہ تعالیٰ کی سنت کو واضح کر دیں گے اگر انہیں ملحوظ رکھا جائے تو پیشگوئیوں اور معجزات کے بارے میں کبھی بھی انسان کو ٹھوکر نہیں لگ سکتی۔

پہلا اصل:۔ اللہ تعالیٰ کے واضح اور صاف نشانات کو نظر انداز کر کے متشابہ نشانوں پر انحصار کرنا کج روی کی علامت ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

ھو الذی انزل علیک الکتاب منہ آیات محکمٰت ھن ام الکتاب و اخر متشابھات فاما الذین فی قلوبھم زیغ فیتبعون ما تشابہ منہ ابتغاء الفتنۃ وابتغاء تاویلہ ج

یعنی وہ پاک ذات ہے جس نے تجھ پر یہ کتاب اتاری۔ اس کتاب میں دو قسم کی آیات ہیں ایک محکمات یعنی جو چٹان کی طرح مضبوط واضح اور صاف ہیں جن میں کسی قسم کے شک و شبہ کی گنجائش نہیں وہ کتاب کی اصل ہیں۔ دوسری متشابہات یعنی جو ذو معنی ہوں جن کے اندر ایک سے زیادہ معانی کی گنجائش موجود ہو۔ جن لوگوں کے دلوں میں کجی ہوتی ہے وہ متشابہات کے پیچھے پڑ جاتے ہیں۔ اس سے ان کی غرض تحقیق حق یا اظہار حقیقت نہیں ہوتی بلکہ فتنہ تلاش کرنا اور دوسروں کو بھی فتنہ اور آزمائش میں مبتلا کرنا ہوتی ہے۔

اس آیت کے ماتحت جو نشانات صداقت کے اظہار کے لئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ظاہر ہوں ان میں سے بعض محکمات ہوتے ہیں اور بعض متشابہات۔ مخالفین متشابہ آیات کو محکم آیات کے ماتحت کر کے ان کی حقیقت کو معلوم کرنے کی کوشش نہیں کرتے بلکہ صرف متشابہ نشانات کو لے کر ان سے مخالفت اور انکار کا پہلو نکال لیتے۔ پس محکم اور بین نشانات کا ذکر تک نہ کرنا اور ان نشانات پر اعتراض کرتے چلے جانا جو متشابہات کا رنگ رکھتی ہیں یہ بتاتا ہے۔ ان کی غرض سنجیدگی کے ساتھ حق کی تحقیق کرنا نہیں بلکہ فتنہ پیدا کرنا اور لوگوں کو غلط فہمی میں ڈالنا ہے۔

دوسرا اصل: کسی مصلحت اور حکمت کے ماتحت نشانات میں تبدیلی کر دینا اللہ تعالیٰ کی قدیم سنت ہے۔ جیسا کہ وہ فرماتا ہے۔

واذا بدلنا آیۃ مکان آیۃ واللہ اعلم بما ینزل قالوا انما انت مفتر بل اکثرھم لا یعلمون (نحل) یعنی جب ہم ایک نشان کو بدل کر دوسرا نشان لے آتے ہیں (اور اللہ ہی خوب جانتا ہے کہ اس میں کیا مصلحت اور حکمت مضمر ہے) تو مخالفین فوراً کہہ اٹھتے ہیں کہ اس نشان کا منبع خدا ہرگز نہیں ہوسکتا۔ اگر وہ ہوتا تو اس میں کبھی تبدیلی نہ ہوتی۔ لہٰذا تو خدا کی طرف سے نہیں ہے بلکہ نعوذ باللہ افتراء کرنے والا ہے۔

یہ آیت بتاتی ہے کہ بعض اوقات اللہ تعالیٰ اپنی خاص اور مخفی در مخفی حکمتوں کے ماتحت نشانات کی ظاہری شکل کو بدل بھی دیا کرتا ہے۔ لیکن یہ صورت کبھی کبھی واقع ہوتی ہے۔ اور بعض متشابہ نشانات کے ساتھ مخصوص ہوتی ہے۔ ورنہ محکم نشانات الٰہی تو نہایت واضح روشن اور کھلے طور پر پورے ہوتے ہیں۔ (باقی)

درخواستہائے دعا

(۱) میری لڑکی امۃ الکریم بہت دیر سے بیمار چلی آرہی ہے۔ بزرگان سلسلہ سے درخواست ہے کہ وہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے خاص فضل کے ماتحت اسے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین

خواجہ عبدالرحمٰن ضیاء الاسلام پریس ربوہ)

(۲) پسرم عزیز فضل الرحمٰن نعیم ہیڈ کلرک دفتر وقف جدید ربوہ تقریباً دو ہفتہ سے بیمار ہے۔ شروع میں ملیریا ہوا بعد میں اس کا اثر جگر پر پڑا اور اسہال کی شکایت ہو گئی احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ عزیز کو صحت یاب کرے۔ آمین۔

(عبدالرحمٰن اتالیق۔ ربوہ)

(۳) میری بیوی سخت بیمار ہے اور جانکی دیوی زنانہ ہسپتال لاہور میں داخل ہے۔ احباب کامل شفایابی کے لئے دعا فرمائیں۔ (سردار رحمۃ اللہ قادیانی حال ۲/۱۰۵ ماڈل ٹاؤن لاہور)

یورپ میں احیائے اسلام اور تحریک جدید

از مکرم شیخ نور احمد صاحب منیر سابق مبلغ بلاد عربیہ

"تحریک جدید دراصل اسلام کے احیاء کا نام ہے" (حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ)

خلافت ثانیہ کا عظیم الشان کارنامہ ۱۹۳۴ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تحریک جدید کے قیام کا اعلان فرمایا۔ یہ زندہ جاوید تحریک احیاء اسلام اور بانی اسلام حضرت خاتم النبیین محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی عظمت کو قائم کرنے کے لئے جاری کی گئی۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے جماعت کے سامنے متعدد مطالبات پیش فرمائے۔ ان مطالبات کی غرض و غایت اگر ایک طرف صحیح انفرادی و جماعتی تربیت کرنا تھی تو دوسری طرف بیرونی ممالک میں تبلیغ اسلام کو وسیع کرنا ہی اس کا مقصد تھا۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

"تحریک جدید کو اس لئے جاری کیا گیا ہے کہ اس کے ذریعہ ہمارے پاس ایسی رقم جمع ہو جائے جس سے خدا تعالیٰ کے نام کو دنیا کے کناروں تک آسانی اور سہولت کے ساتھ پہنچایا جا سکے۔ تحریک جدید کو اس لئے جاری کیا گیا ہے تاکہ کچھ افراد ایسے میسر آ جائیں جو اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کے دین کی اشاعت کے لئے وقف کر دیں اور اپنی عمریں اسی کام میں لگا دیں۔ تحریک جدید کو اس لئے جاری کیا گیا ہے تاکہ عزم و استقلال ہماری جماعت میں پیدا ہو جو کام کرنے والی جماعتوں کے اندر پیدا ہونا ضروری ہوتا ہے۔"

(خطبہ جمعہ ۱۷ نومبر ۱۹۳۴ء)

اقتباس بالا کا ہر لفظ جس سوز اور تڑپ کا حامل ہے وہ محتاج بیان نہیں ہے۔

(۲)

مخلصین جماعت نے اس عظیم الشان تحریک پر عملاً لبیک کہتے ہوئے حضور کی فرمودہ سکیم و مطالبات کے مطابق اپنی زندگی کو ڈھالا۔ چنانچہ حال ہی میں تحریک جدید کی طرف سے انیس سالہ مجاہدین کی پانچ ہزاری فوج کے مالی اعداد و شمار پیش کئے گئے ہیں۔ یہ کتاب مخلصین اور مجاہدین کی خدمت جلیلہ کو ہمیشہ زندہ رکھے گی۔

بلاشبہ ان مخلصین کے اسماء زندہ جاوید رہیں گے۔ آئندہ آنے والی نسلیں ان کا ذکر انتہائی اعزاز اور افتخار سے کریں گی۔ یہ ایک صدقہ جاریہ ہے جو ایسے مجاہدین کے لئے اور ان کے خاندانوں کے لئے قرۃ العیون ہے۔ اس مال اور صدقہ کو نہ تو طوفان اور نہ ہی سیلاب اور نہ دوسری آفات ارضیہ کسی قسم کا گزند پہنچا سکتی ہیں۔ یہ وہ تجارت سماویہ ہے جو سراسر خیر و برکت ہے اور یہ فصل دائمی ذخیرہ رہے گی۔ چنانچہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے

یا ایہا الذین اٰمنوا ھل ادلکم علی تجارۃ تنجیکم من عذاب الیم ٥ تومنون باللہ ورسولہ وتجاھدون فی سبیل اللہ باموالکم وانفسکم ذالکم خیر لکم ان کنتم تعلمون ٥

(الصف)

(۳)

طائرانہ نگاہ ڈالنے سے ہی معلوم ہو سکتا ہے کہ کس قدر اہم ٹھوس اور بنیادی کام تحریک جدید کے ذریعہ اشاعت اسلام کے لئے ہو رہے ہیں۔

تراجم قرآن مجید:۔ جماعت احمدیہ سے پہلے قرآن مجید کے جتنے تراجم ہوئے ہیں۔ ان میں انتہائی قابل اعتراض باتیں تھیں۔ جو تعلیم اسلام کے خلاف تھیں یہی وجہ ہے کہ الازہر یونیورسٹی کے بعض ممبران نے ترجمہ قرآن مجید کے خلاف قلم اٹھایا اور اس کو بدعت قرار دیا گیا مگر حال ہی میں ازہر یونیورسٹی کے ماہانہ رسالہ میں ہماری جماعت کے جرمنی ترجمہ قرآن مجید پر طویل تبصرہ کیا ہے۔ جس میں تبصرہ نگار نے لکھا ہے کہ اب تک جتنے تراجم ہوئے ہیں۔ ان میں سب سے اعلیٰ اور عمدہ ترجمہ یہ ہے عربی بلاغت اور قرآنی متن کی فصاحت اور بیان کو ملحوظ رکھا گیا ہے۔ مشہور ترین مستشرقین اور علماء یورپ نے بھی اس خدمت عظیمہ کو سراہا ہے۔ ترجمہ قرآن کریم سے جو فضا اسلام کے خلاف تھی وہ نہ صرف دور ہو رہی ہے۔ بلکہ اسلام کی تائید میں تعلیم یافتہ طبقہ میں ایک لہر چل پڑی ہے ان کے انداز بیان میں اسلام کے متعلق نمایاں فرق آ چکا ہے۔ مشہور و معروف علمی شخصیت سر جان ہیمرٹن کے زیر اہتمام یونیورسل انسائیکلو پیڈیا گیارہ جلدوں میں شائع ہوئی ہے۔ اس کی چھٹی جلد میں "لفظ قرآن کے نیچے ایک طویل تبصرہ تحریر ہے۔ جس میں ایک فقرہ یہ ہے

"The Purity of its text is an established fact" یعنی اس کے متن کا غیر محرف ہونا مسلمہ حقیقت ہے۔ یورپ و امریکہ میں اسلام۔ قرآن کریم اور بانی اسلام کے متعلق آج کل اتنی کثرت سے کتب تحریر کی جا رہی ہیں کہ بعض علمی ذوق رکھنے والے حضرات حیران ہیں۔ ادیب مصر استاذ عباس محمود العقاد نے رسالہ ازہر میں ایک مضمون "ما یقال عن الاسلام" لکھا ہے۔ اس مضمون کے تحت دراصل مضمون نگار نے مسٹر Kenneth Cragg کی پہلی کتاب "The call of the minaret" پر تبصرہ کیا ہے۔ مگر اس تبصرہ کے ضمن میں استاذ عقاد لکھتا ہے۔

"وقد کثرت ھذہ الکتب فی الربع الثانی من القرن العشرین کثرۃ لم یسبق لھا مثیل"

(الازہر اپریل ۱۹۵۹ء)

یعنی بیسویں صدی کے دوسرے حصہ میں اسلام کے متعلق اس کثرت سے کتب منصۂ شہود پر آئی ہیں۔ جس کی نظیر سابقہ زمانہ میں نہیں پائی جاتی۔"

پھر قدیم و جدید انداز بیان کا موازنہ کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ زمانہ حاضرہ میں حقیقت کو ملحوظ رکھا جاتا ہے۔ مگر زمانہ قدیم میں اسلام کے خلاف قلم اٹھا کر اسلام کو نہایت بھیانک شکل میں پیش کیا جاتا رہا! قرآن مجید کے ترجمہ و تفسیر کے علاوہ اسلام کی تائید میں مستقل لٹریچر کی بنیاد رکھی گئی ہے جو اعتراضات اور انتقادات اسلام کے متعلق ہوتے ہیں۔ ان کے پیش نظر ان کتب کو تحریر کیا جا رہا ہے۔ اسلام کے فضائل و محاسن پر مبلغین احمدیت نے کتب تحریر کر کے ایک اعلیٰ ریکارڈ قائم کر دیا ہے۔ ماہانہ۔ ہفتہ وار رسالے اور اخبارات نکالے جا رہے ہیں نہ صرف یورپ و امریکہ میں بلکہ انگریزی بولنے والے علاقوں میں اور دوسرے ممالک میں بھی۔ جس کے نتیجہ میں سعید روحیں اسلام کو قبول کر رہی ہیں۔ یورپ کے کئی علاقوں میں مساجد کی بنیاد رکھی گئی ہے۔ جس کے ساتھ مشن ہاؤس ہیں جہاں اسلام کے نمائندگان مبلغین اسلام دن رات خدمت اسلام میں مصروف ہیں۔

الغرض تحریک جدید کے ذریعہ آج جو عظیم الشان خدمت ہو رہی ہے اسے ہرگز نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔

یہ تحریک بلاشبہ اسلام کے احیاء کا نام ہے اور حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی کا یہ عظیم الشان غیر معمولی کارنامہ ہے۔ خدا تعالیٰ ہمارے آقا کو طویل ترین عمر اور شفاء کامل و عاجل عنایت فرمائے اور مبارک ہیں وہ احباب جنہوں نے تحریک جدید میں شمولیت کر کے اجر عظیم حاصل کیا۔

درخواست دعا:۔ میری امی عرصہ سے بیمار ہیں۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو جلد صحت عطا فرمائے۔

(ملک بشیر الدین ولد ملک ظہور الدین صاحب فلور اینڈ کاٹن ملز کوٹ رادھاکشن ضلع لاہور)

نتیجہ امتحان اطفال الاحمدیہ

مؤرخہ ۵ جولائی ۵۹ء کو اطفال الاحمدیہ کا سیرت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا امتحان دیا تھا جس کا نتیجہ درج ذیل کیا جاتا ہے۔ اس امتحان میں ۱۴۰ بچے شامل ہوئے جن میں سے ۸۵ کامیاب ہوئے۔ کامیاب ہونے والے بچوں کو یہ کامیابی مبارک ہو۔ جن بچوں کے نام درج نہیں کئے گئے افسوس کہ وہ کامیاب نہیں ہو سکے

اس امتحان میں شامل ہونے والے بچوں کی تعداد بہت ہی کم ہے امید ہے کہ آئندہ امتحان میں بچے زیادہ سے زیادہ شامل ہوں گے۔ اول۔ دوم اور سوم آنے والے بچوں کے نام یہ ہیں

اول :۔	مبارک احمد قمر شیخوپورہ	۴۶/۵۰
دوم :۔	صفی اللہ صادق ربوہ	۴۲
سوم	ملک بشیر احمد راولپنڈی	۳۸

(مہتمم اطفال الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

نام	نمبر
عبد الغفار ہشتم حلقہ سلطانپورہ لاہور	۲۱/۵۰
ناصر احمد 〃 〃	۱۷
مقبول احمد ہفتم نیلا گنبد لاہور	۱۹
عبد الرشید دہم حلقہ دہلی دروازہ باغ 〃	۲۲
محمد عیسیٰ 〃 〃	۱۹
ایم۔ اے فاروق 〃	۱۷
شاہد رفیق احمد نہم حلقہ دہلی دروازہ 〃	۱۷
عبد الحفیظ اسلامیہ پارک 〃	۱۷
ملک منیر احمد ہشتم 〃	۱۷
عبد العزیز دہم محمد نگر لاہور	۱۸
محمد اکرام نہم 〃	۱۷
امین الدین ہفتم سنت نگر لاہور	۲۲
صادق احمد نسیم نہم 〃	۱۷
اعجاز احمد 〃	۱۷
عبد الباری قیوم (جامعہ احمدیہ) دار الفضل ربوہ	۳۶
محمد داؤد نہم دار الصدر 〃	۲۵
سعید احمد 〃 〃	۲۳
منصور احمد بشر 〃 〃	۱۸
محمد ذکریا نہم دار الصدر غربی ربوہ	۳۲
نعیم اختر صدیقی ہفتم 〃	۱۷
محمد حنیف ہفتم 〃	۱۷
نعیم الرحمن طارق دار الصدر شرقی ربوہ	۲۴
شمس الدین ہشتم محلہ دار الفضل	۱۷
عبد الرفیق آصف پنجم (جامعہ احمدیہ) دار الرحمت غربی	۱۹
عبد السلام ارشد دہم دار الرحمت وسطی	۳۵
عبد الحمید نہم دار الصدر غربی	۱۸
نصیر احمد ہفتم راولپنڈی	۱۷
محمد اسحٰق ہشتم 〃	۱۸
طاہر محمود ہفتم 〃	۱۷
حمید الدین ناصر ششم 〃	۱۸
عطیہ الدین نہم 〃	۲۲
محمد مسعود ہشتم 〃	۲۱
عبد الشکور ہشتم 〃	۲۲
ظفر محمود چیمہ 〃	۲۳
ایم فضل کریم دہم 〃	۴۰
ملک بشیر احمد دہم 〃	۳۸

نام	نمبر
عبد الرشید دار الصدر جنوبی۔ ربوہ	۱۷
محمد یامین 〃 〃 〃	۱۷
فلاح الدین ہشتم دار الصدر شرقی 〃	۲۲
صفی اللہ صادق نہم دار الرحمت وسطی	۴۲ دوم
ملک عبد العزیز ہشتم گول بازار	۱۷
لطف الرحمن بہاولپوری دہم فیکٹری ایریا	۲۴
رحیم احمد طاہر دہم گول بازار	۲۸
عبد الرشید گول بازار	۲۵
مبارک احمد عابد ہشتم دار الرحمت شرقی	۲۷
رضی اللہ ہشتم دار الرحمت وسطی	۱۷
عبد المجید طاہر ہفتم دار الصدر غربی ب	۲۱
مبارک احمد ہشتم گول بازار	۲۴
مرزا ظفر احمد ہشتم دار الصدر غربی	۱۹
منیر احمد علی ہفتم دار الصدر جنوبی	۲۳
بشارت احمد علی ہشتم دار الصدر جنوبی	۲۷
جاوید احمد خاں ہشتم 〃 〃	۲۱
سید فہیم احمد شاہ ہشتم دار الصدر ج	۱۷
محمد اجمل ہشتم فیکٹری ایریا ربوہ	۱۸
محمود احمد نہم دار الرحمت فیکٹری ایریا	۱۹
ریاض حسین دہم 〃 〃	۲۲
حامد احمد محمود احمد نہم راولپنڈی	۳۱/۵۰
میر الحق پسر ابو المنیر نور الحق صاحب	۱۷
ناصر احمد ہشتم 〃	۱۷
کمال الدین احمد 〃	۱۸
مبارک احمد قمر شیخوپورہ	۴۶ اول
نصیر الدین محمود 〃	۳۴
عبد القدیر 〃	۲۸
عبد الرشید نصرت 〃	۳۰
بشیر احمد کنڈی (خیرپور)	۱۷
منیر احمد پنجابی 〃 〃	۱۷
منظور احمد 〃 〃	۱۹
بشارت احمد نثر 〃	۲۶
ملک نصیر احمد کنڈی (سندھ)	۳۱
منظور احمد 〃	۱۷
محمد رفیق 〃	۱۷
منصور احمد 〃	۱۷
فاروق احمد کامران ہفتم ملتان	۳۶
محمد اکرم خان 〃 〃	

نام	نمبر
محمد رشید خان جنجوعہ ہفتم ملتان	۲۲
عبد الکریم شاہین 〃	
(III سٹینڈرڈ کانونٹ سکول) ۲۳	
مبشر سعید کوتو (شیخوپورہ)	۱۸
عبد الکریم تندرستی 〃	۲۵
حمید علی کنری سندھ	۳۰
خواجہ مبارک احمد جڑانوالہ	۲۰
عبد السلام جاوید 〃	۱۷
محمد آدم خاں 〃	۲۵
عبد المجید 〃	۲۶
اسحاق احمد 〃	۲۰
اظہر علی	۱۷

خدام الاحمدیہ اور گذشتہ روایات

یہ خدا تعالیٰ کا غیر معمولی فضل ہے کہ گذشتہ چند سالوں سے خدام الاحمدیہ نے مالی لحاظ سے ترقی کی ہے۔ آنے والے اجتماع میں ایک بار پھر اللہ تعالیٰ ایک موقع عطا فرما رہا ہے کہ ہم اس سلسلہ میں اپنی مساعی کا ایک بار پھر جائزہ لے سکیں کہ آیا اب بھی ہمارا قدم ترقی کی طرف اٹھ رہا ہے یا نہیں۔ اس کی کامیابی کا انحصار چندہ مجلس کی وصولی کے ان اعداد و شمار پر ہے جو ۳۱ اگست تک ہوں گے۔ لہذا میں خدام الاحمدیہ کے جملہ عہدیداران اور ارکان کی خدمت میں گذارش کرتا ہوں کہ وہ گذشتہ چند سالوں کی روایات کو برقرار ہی نہ رکھیں بلکہ اور آگے قدم بڑھا کر اپنی زندگی کا ثبوت دیں۔

(مہتمم مال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

مجالس انصار اللہ کو یاددہانی

مجالس نوٹ فرمالیں کہ ۶ ستمبر بروز اتوار کو امتحان ہوگا۔ ۲۰ اگست تک تھوڑی مجالس کی طرف سے اطلاع موصول ہوئی ہے مہربانی کرکے مجالس ۲۵ اگست تک مرکزی دفتر میں امتحان میں شامل ہونے والوں کی تعداد سے اطلاع دیں تاکہ اس کے مطابق پرچے بھجوائے جائیں۔ واضح رہے کہ مرکزی مجلس کے فیصلہ کے مطابق ۵۰ فیصدی اعضاء انصار اللہ کا شمولیت کم از کم ضروری ہے۔

(قائد تعلیم انصار اللہ مرکزیہ)

انیس ۱۹ سالہ تاریخی کتاب

کے بارے میں اعلان کیا جاتا ہے کہ حسب اعلان جن احباب نے ۲۰ اگست تک کتاب حاصل کرنے کا مطالبہ کیا تھا۔ ان کو دفتر انیس سالہ ارسال کر چکا اور کتاب اب بہت تھوڑی رہ گئی ہے اس لئے پاکستانی جماعتوں وافراد کے لئے لکھا جاتا ہے کہ وہ زیادہ سے زیادہ ستمبر کے پہلے ہفتہ تک کم سے کم ایک خاندان کے لئے مفت ایک کتاب کے حساب سے بے جلد ایک روپیہ اور مجلد ڈیڑھ روپیہ میں محصول ڈاک وغیرہ کے لئے وی پی کا آرڈر دیکر حاصل کریں۔ ورنہ پہلا ایڈیشن ختم ہو جانے پر باقی رہنے والوں کو دوسرا ایڈیشن کا انتظار کرنا پڑے گا۔ لیکن اس کی طباعت وغیرہ کا انتظام اسی صورت میں ہو سکتا ہے جبکہ دفتر اول کے وہ جو اپنی اولاد کے لئے مثلاً لڑکوں یا لڑکیوں کو الگ الگ کتاب لینا چاہتے ہیں اور دفتر دوم کے وہ جو کتاب پڑھنے اور اپنے پاس رکھنے کے خواہشمند ہیں وہ دفتر میں درخواستیں بک کرا دیں تا اس کے مطابق دوسرا ایڈیشن طبع ہو سکے۔

بیرون ممالک کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ ان کی لائبریریوں کے لئے کتاب مجلد وکالت تبشیر کے ذریعہ بھجوا دی گئی ہے۔ اور جماعتیں اور انفرادی طور پر رہنے والے احباب کو ہر خاندان میں ایک کتاب کے حساب سے مل سکے گی۔ بشرطیکہ وہ فوری اطلاع دے کر حاصل کرلیں اور اخراجات ڈاک وغیرہ ادا کرنے کا انتظام فرمائیں۔ وہ لکھیں کہ کتب ان کو کم خرچ پر کس اچھے طریق سے ملے گی تا دفتر اس کے مطابق عمل کرے۔

برکت علی خاں (اینچارج)
وکیل المال تحریک جدید

درخواستہائے دعا

(۱) میرے بہنوئی برادرم مکرم چوہدری مبارک احمد صاحب پیرس سے بذریعہ جہاز روانہ ہو گئے ہیں۔ ان کی خیریت سے واپسی کے لئے تمام احباب کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے۔ محمد عبد اللہ خواجہ رسٹیورانٹ ربوہ

(۲) میری ہمشیرہ امۃ الحفیظ بشریٰ بعارضہ بخار چند دن سے بیمار ہے احباب دعائے صحت فرمائیں۔

(منظور احمد ابن چوہدری خیر دین مرحوم)

پاکستانی افواج نے سیلاب زدہ علاقوں میں بے مثال خدمات انجام دی ہیں

بری افواج کے کمانڈر انچیف جنرل محمد موسیٰ کا پیغام

راولپنڈی ۲۱ ؍اگست ۔ بری افواج کے کمانڈر انچیف جنرل محمد موسیٰ نے ایک پیغام میں سیلاب سے متاثرہ علاقوں کے امدادی اور تعمیری کاموں میں مصروف افواج کے جذبۂ فرض، تنظیم اور حب الوطنی کو سراہتے ہوئے کہا۔ کہ پاکستانی افواج نے سیلاب زدہ علاقوں میں بے مثال امدادی خدمات سرانجام دی ہیں۔

آپ نے کہا کہ گذشتہ دو ماہ کے دوران مغربی پاکستان میں سیلابوں سے جو تباہی نازل ہوئی ہے اور اس کا مقابلہ کرنے کے لئے پاکستانی افواج نے قابل قدر خدمات انجام دیں۔ افواج نے ٹوٹے ہوئے پلوں کی مرمت بندوں کے شگاف پر کرنے اور ٹوٹی ہوئی نہروں اور سڑکوں کی مرمت کرنے میں عوام کی حتی الوسع امداد کی ہے۔

جنرل محمد موسیٰ نے کہا کہ مغربی پاکستان کو گذشتہ دو ماہ میں جن دقت اور فقید المثال سیلابوں کا سامنا کرنا پڑا ہے اور جو مصیبت نازل ہوئی ہے اس کا جوانمردی سے مقابلہ کرنے میں فوج نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا ہے اور ہمیں فخر ہے کہ ہم ملک اور عوام کی پوری طرح خدمت کرنے میں کامیاب رہے۔ آپ نے کہا سول حکام نے ان فوجی جوانوں کے کام کی بہت تعریف کی ہے۔ جنہیں امدادی کام میں ہاتھ بٹانے کے لئے بلایا گیا تھا۔ اور جنہوں نے انتہائی خراب موسم میں بھی پورے استقلال اور جوانمردی سے کام کیا اور عوام کے ذہنوں پر کبھی نہ مٹنے والا تاثر چھوڑ گئے۔ آپ نے ان فوجی افسروں اور جوانوں کو مبارکباد پیش کی جنہوں نے ملک اور قوم کی خدمت کے جذبہ سے سرشار ہوکر ناممکن کام کو ممکن کر دکھایا۔ آپ نے کہا مجھے امید ہے کہ انہیں خود بھی اپنے اس کارنامہ پر فخر ہوگا۔

پنجاب یونیورسٹی کا شعبہ صحافت

عملہ کی فہرست مکمل کر لی گئی

لاہور ۲۱ ؍اگست پاکستان کے سابق وزیر قانون مسٹر اے کے بروہی، محکمہ تعلیم مغربی پاکستان کے ڈائریکٹر پروفیسر سراج الدین اسلامیہ کالج کے پرنسپل مسٹر حمید احمد خاں پاکستان ٹائمز کے سابق ایڈیٹر مسٹر مظہر علی خاں پنجاب یونیورسٹی میں ایم اے (صحافت) کے طلبا کو پڑھائیں گے۔ معلوم ہوا ہے کہ آپ جن ابتدائی موضوعات سے متعلق ہوں گے۔ ان میں پریس قوانین۔ انگریزی اور اردو ادب میں صحافتی اور ادبی اظہار رائے کی اقسام کا تجزیہ صحافت کا رشتہ اور اداریہ نویسی شامل ہیں۔ متذکرہ لوگ لیکچر دیں گے یا پھر شعبہ صحافت کے مباحثوں سے لیڈروں کی حیثیت سے فرائض انجام دیں گے۔

دریں اثنا، شعبہ صحافت نے اپنے باقاعدہ عملہ کی فہرست قریباً مکمل کر لی ہے جن میں بیرونی صحافیوں اور معروف ماہرین تعلیم کے نام شامل کئے گئے ہیں۔ شعبہ صحافت پہلے ہی اپنی سب اڈیٹنگ لیبارٹری کے لئے ٹیلی پرنٹر مشین لگانے کے لئے اقدامات کر چکا ہے اور توقع ہے کہ ستمبر کے پہلے ہفتہ میں قومی اور غیر ملکی خبر رساں ایجنسیوں کی سروس شروع ہو جائے گی۔ شعبہ صحافت کے پرنٹنگ کے سامان کے لئے یونیورسٹی پریس کی عمارت کو کشادہ کیا جا رہا ہے۔ تاکہ روزانہ انگریزی اخبار کی اشاعت سے طلباء کی نظر میں تعلیم کے ساتھ عملی تربیت بھی دی جا سکے۔ اس کے علاوہ رائے عامہ کے نام سے ایک سہ ماہی رسالہ بھی جاری کیا جائے گا۔

سرحدی علاقوں میں تعلیمی ترقی

پشاور ۲۱ ؍اگست۔ آزادی کے بعد سرحدی علاقہ میں زبردست تعلیمی ترقی ہوئی ہے۔ بتایا گیا ہے کہ علاقہ میں طلباء کی تعداد چھ ہزار سے بڑھ کر پچیس ہزار تک پہونچ گئی ہے ۱۹۴۸ء سے اب تک سکولوں کی تعداد بھی چھ گنا بڑھ گئی ہے۔

۱۹۴۸ء کے بعد سے اس علاقہ میں تعلیمی اخراجات بھی ایک لاکھ بارہ ہزار روپے سے بڑھ کر ۲۳ لاکھ پچاس ہزار روپے تک جا پہنچے ہیں۔ حکومت نے گذشتہ سال طلباء کو ۲ لاکھ بیس ہزار روپے کے وظائف بھی دئے۔

ولادت

مکرم شیخ عبد الرحمٰن صاحب آڑھتی غلہ منڈی سرگودھا کو اللہ تعالیٰ نے نو لڑکیوں کے بعد فرزند عطا فرمایا ہے۔ احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ نومولود کی صحت والی لمبی عمر اور خادم دین بننے کے لئے دعا کریں۔

محمود احمد وود میڈیکل سروس سرگودھا

نوٹ:۔ اس خوشی میں عبد الرحمان صاحب آڑھتی نے مبلغ ۵/- بطور اعانت الفضل ارسال کئے ہیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

(مینیجر الفضل)

نو ماہ تک مغربی پاکستان کے تین سو دیہات میں بجلی فراہم کی جائیگی

آبی و برقی قوت کے ادارہ کا منصوبہ

لاہور ۲۱ ؍اگست۔ مغربی پاکستان کے قریباً تین سو مزید دیہات میں اگلے نو ماہ کے اندر بجلی فراہم ہونے لگے گی۔ ان دیہات میں موجودہ سال میں ٹیوب ویل چلانے اور گھریلو صنعتوں میں چھوٹی مشینوں کے استعمال کے لئے بجلی کی فراہمی کے منصوبہ کے تحت بجلی مہیا کی جائے گی۔

اس کام پر قریباً ۲ کروڑ ۳۰ لاکھ روپے کی لاگت کا اندازہ ہے۔ ایک ہزار میل سے زائد کلو واٹ لائین اور پانچ سو میل لمبی کم طاقت کی لائن بچھائی جائے گی۔

ان تین سو دیہات میں سے جہاں کم بجلی فراہم کی جا رہی ہے دو سو دیہات لاہور اور ملتان ڈویژنوں کے شمالی علاقہ میں واقع ہیں۔ شمالی خطہ میں جن دیہات کو بجلی مہیا کی جا رہی ہے۔ ان میں ضلع کیمبل پور کے زرخیز دیہات بھی شامل ہیں اور ان کے لئے آبپاشی کی سہولتیں زرعی پیداوار کے لئے بہت مفید ثابت ہوں گی۔

مغربی پاکستان کے پانی و بجلی کے ادارہ نے کم سے کم مدت میں صوبہ کے ہر گاؤں میں بجلی فراہم کرنے کا منصوبہ بنایا ہے۔ ملتان مظفر گڑھ سٹیشن اور وارسک کے پن بجلی کے منصوبہ کی تکمیل پر تین لاکھ کلو واٹ بجلی کا اضافہ ہو جائے گا۔ صوبہ کی موجودہ بجلی کی ضرورت دو لاکھ ۱۵ ہزار کلو واٹ ہے۔ حال ہی میں جھنگ اور فیصل کے درمیان ۲۵ میل لمبی لائن پر بجلی کی فراہمی شروع کر دی گئی ہے۔

مسٹر گرومیکو سفارتی لغت مرتب کریں گے

ماسکو ۲۱ ؍اگست۔ روس کے وزیر خارجہ مسٹر اندریے گرومیکو کو ایک نئی سفارتی ڈکشنری کا ڈائرکٹر مقرر کر دیا گیا ہے کمیونسٹ پارٹی کے روزنامہ پراودا نے اس سلسلہ میں جو اعلان شائع کیا ہے اس میں ان کے نام کے ساتھ صرف ڈاکٹر آف اکنامکس سائنس لکھا گیا ہے یہ ڈگری انہوں نے وزارت خارجہ کا عہدہ سنبھالنے سے قبل لی تھی۔ اس سے قبل ۱۹۴۸ء میں جو سفارتی ڈکشنری قائم کی گئی تھی اس میں بین الاقوامی معاہدات۔ کانفرنسیں اور شخصیات کے حصہ کو مسٹر اندرے وشنسکی نے مرتب کیا تھا۔ جس کے بعد وزیر خارجہ بن گئے تھے۔

کشتی ڈوبنے سے تین ہلاک

نئی دہلی ۲۱ ؍اگست۔ دریائے گنگا کے بہترین دھارا میں ایک کشتی ڈوب جانے سے تین افراد ہلاک ہو گئے۔ یہ کشتی جو کریا سے پٹنہ جا رہی تھی ۲۶ مسافر سوار تھے جن میں ۲۳ مسافر تیر کر جان بچانے میں کامیاب ہو گئے۔

میاں سعید سہگل نے حصص خرید لئے

لاہور ۲۱ ؍اگست کل صبح پیکو کو پیپرز کے دفاتر میں پروگریسو پیپرز لمیٹڈ میں میاں افتخار الدین اور مسٹر عارف افتخار کے حصص نیلام ہوئے۔ میاں سعید سہگل منیجنگ ڈائرکٹر کوہ نور ٹیکسٹائل ملز نے ۴۷ لاکھ ۵۰ ہزار کی سب سے زیادہ بولی دی۔ ان کے بعد سب سے زیادہ بولی داؤد کاٹن ملز کراچی کے حاجی داؤد نے ۴۶ لاکھ ۷۰ ہزار روپے دی۔ اس بولی کی قطعی منظوری صوبائی حکومت دے گی۔

جبکہ نیلامی میں کالونی ٹیکسٹائل ملز اسماعیل آباد (ملتان) اور آئی ایچ کل نے بھی حصہ لیا۔ انہوں نے بالترتیب ۴۶ اور ۴۳ لاکھ کی بولی دی۔ نیلام پروگریسو پیپرز لمیٹڈ کے ایڈمنسٹریٹر مسٹر محمد سرفراز نے کیا۔ اس موقعہ پر حکومت مغربی پاکستان کے ہوم سیکرٹری شہزادہ عالمگیر بھی موجود تھے۔

متذکرہ حصص کے لئے سب سے پہلی بولی میاں سعید سہگل نے حصص کی اصل قیمت ۱۶ لاکھ ۷۰ ہزار روپے پر دی حصص کی نیلامی سے متعلق اعلان کے مطابق یہ حصص ایک ہی شخص خرید سکتا ہے۔ بولی دینے والے احباب پہلے ہی ایڈمنسٹریٹر کے پاس حصص کی قیمت کی ۲۵ فیصد رقم جمع کرا چکے ہیں۔ یاد رہے کہ حکومت پاکستان نے ۱۸ اپریل ۱۹۵۹ء کو پروگریسو پیپرز کا نظم و نسق سنبھال لیا تھا۔

درخواست دعا:۔ میرے والد صوبیدار میجر بشیر احمد صاحب عرصہ ایک ماہ سے بیمار ہیں احباب ان کی کامل صحت کیلئے دعا کریں۔

(معراج الحق دار النصر ربوہ)

صوبہ بھر میں سیلاب سے ۱۳ کروڑ روپے کی نجی املاک تباہ ہوئی ہیں

سرکاری املاک کو ساڑھے چار کروڑ روپے کا نقصان، ۱۷ اضلاع متاثر ہوئے

لاہور ۲۲ر اگست ۔ سرکاری اعداد و شمار کے مطابق پچھلے دنوں راوی اور چناب میں طغیانی آنے سے رچنا دوآب کے چھ اضلاع میں ۸ کروڑ روپے کی نجی املاک تباہ ہوئی ہیں ۔ صوبے بھر میں نجی املاک کو جو نقصان ہوا ہے اس کا اندازہ تیرہ کروڑ روپے ہے ۔

سرکاری املاک مثلاً سڑکوں، نہروں، ریلوے لائنوں، سرکاری عمارتوں کا جو نقصان ہوا ہے اس کا اندازہ ساڑھے چار کروڑ روپے ہے ۔ اس کا زیادہ تر بار رچنا دوآب کے علاقے کو برداشت کرنا پڑا ہے ۔ اس سال سیلاب سے سترہ اضلاع متاثر ہوئے ۔ سب سے زیادہ سیالکوٹ، گوجرانوالہ، شیخوپورہ، لائل پور، جھنگ اور مظفر گڑھ کے اضلاع میں تباہی پھیلی ۔ ان اضلاع میں ۲،۲۲۷ گاؤں سیلاب کی لپیٹ میں آئے ۔ ضلع شیخوپورہ ان میں سرفہرست ہے ۔ اس ضلع میں نجی املاک کو تین کروڑ روپے کا نقصان پہنچا ۔ کھڑی فصلوں کا بھی کافی نقصان ہوا ہے ۔ ان اضلاع میں ۳۴ افراد کے ہلاک یا لاپتہ ہونے کی اطلاع ملی ہے ۔ اور ۲۲۲۰ مویشی بہہ گئے ۔ حکومت کا اندازہ ہے کہ ۷ کروڑ ۱۷ لاکھ روپے سرکاری املاک کی مرمت اور امداد مہیا کرنے کے لئے درکار ہوں گے ۔

اس سال سیلاب وقت سے پہلے اور اچانک آگئے ۔ جولائی کے شروع میں بالائی علاقوں میں موسلا دھار بارش ہوئی اور صوبے کے دریا چڑھ گئے ۔ پانی کے تیز و تند ریلے سے کئی حفاظتی بند، پشتے بہہ گئے اور ریلوے لائنوں، سڑکوں، اور نہروں میں جگہ جگہ شگاف پڑ گئے ۔ اس طرح دریاؤں کے کناروں کے نواح میں وسیع علاقے زیر آب آگئے ۔ جولائی کے تیسرے ہفتے میں سیالکوٹ، گوجرانوالہ، شیخوپورہ اور جہلم کے علاقوں میں لگاتار بارش سے پھر سیلاب نے زور باندھا اور جنوبی اضلاع میں بڑی تباہی مچائی ۔ اس سال دریا بار بار زور کے سیلاب کے نشان تک پہنچے ۔ شرقپور اور سید والہ کے قریب دریائے راوی کا رخ بدل گیا جس سے ان دونوں قصبوں کو بھاری نقصان پہنچا ۔ اب تک صوبائی گورنر دس اضلاع کو آفت زدہ علاقہ قرار دے چکے ہیں ۔

گوجرانوالہ، شیخوپورہ اور سیالکوٹ میں چاول کے پودوں کی پرورش گاہیں بالکل تباہ ہو گئیں ۔ جھنگ، ملتان اور ان سے متصل علاقوں میں کپاس کی فصل کے وسیع رقبے تباہ ہو گئے ۔ صوبائی حکومت نے امدادی کاموں کیلئے ۳۸ لاکھ روپے منظور کئے ہیں لیکن حکومت کے خیال میں یہ رقم سیلاب زدگان کی امداد کیلئے بہت کم ہے ۔ سیلاب زدہ علاقوں میں وبائی امراض کی روک تھام کے لئے اقدام کیا جا رہا ہے ۔ ابھی صوبے کے کسی علاقے میں کوئی وبائی مرض نہیں پھیلا ہے ۔ متاثرہ اضلاع میں راشننگ کے لئے حکومت نے اپنے ذخائر سے گیہوں مہیا کیا ہے ۔

لیڈر (بقیہ صفحہ ۲)

ان سب لوگوں کو جو مسلمانوں کی نسل سے پیدا ہوئے ہیں مسلمان سمجھا جائیگا تمام قوانین اسلامی ان پر نافذ کئے جائیں گے، فرائض و واجبات دینی کے التزام پر انہیں مجبور کیا جائیگا، اور پھر جو کوئی دائرہ اسلام سے باہر قدم رکھے گا اسے قتل کر دیا جائے گا ۔ اس اعلان کے بعد انتہائی کوشش کی جائے کہ جس قدر مسلمان زادوں اور مسلمان زادیوں کو کفر کی گود میں جانے سے بچایا جا سکتا ہے بچا لیا جائے، پھر بھی جو کسی طرح نہ بچائے جا سکیں انہیں دل پر پتھر رکھ کر ہمیشہ کے لئے اپنی سوسائٹی سے کاٹ پھینکا جائے اور اس عمل تطہیر کے بعد اسلامی سوسائٹی کی نئی زندگی کا آغاز صرف ایسے مسلمانوں سے کیا جائے جو اسلام پر راضی ہوں"۔

اگر ان صاحب نے اپنے ان خیالات سے رجوع کر لیا ہے تو سبحان اللہ چشم ما روشن دل ما شاد ۔ ہم انہیں دوبارہ مبارکباد عرض کرتے ہیں اور اخبار نویس ملاقاتی دوستوں کے شکرگزار ہیں کہ انہوں نے یہ موقع بہم پہنچایا ہے ۔ اسلئے کہ اب سب کیلئے سب "خیریت" ہے +

صوبہ بھر میں تمام متروکہ جائدادیں تحویل میں لے لی گئیں

سرکاری قبضے میں آنے والی املاک میں کسٹوڈین کے پاس زیر تصفیہ جائدادیں بھی شامل ہونگی

لاہور ۲۲ر اگست ۔ حکومت مغربی پاکستان نے صوبے میں تمام غیر منقولہ متروکہ جائدادوں کے حصول کے متعلق ایک نوٹیفکیشن کے فوری نفاذ کا اعلان کر دیا ہے ۔

اس نوٹیفکیشن کے تحت آنے والی متروکہ املاک میں مندرجہ ذیل جائدادیں شامل ہیں :۔

۱۔ زرعی زمین ۔ ۲ ۔ ایسی جائداد جن کے حصول یا فروخت کے لئے اس نوٹیفکیشن کے اجرا سے پہلے مرکزی حکومت متروکہ جائداد کے انتظام کے قانون مجریہ ۱۹۵۷ء یا متروکہ جائداد کے انتظام کے بارے میں وقتی طور پر نافذ شدہ کسی قانون کے تحت منظوری دے چکی ہو ۔ ۳ ۔ ایسی جائداد جو اس اعلان کے اجراء کے وقت متروکہ جائداد کے انتظام کے قانون مجریہ ۱۹۵۷ء کے تحت کسی کسٹوڈین کے پاس زیر تصفیہ ہو ۔ ۴ ۔ ایسی جائداد جو میونسپل کمیٹی اور ملٹری کنٹونمنٹ بورڈ کی حدود میں واقع ہو ۔

پریس نوٹ میں کہا گیا ہے کہ اس اعلان کے جاری ہونے کے بعد مغربی پاکستان میں آبادکاری کے کام کی ابتداء ہو گئی ہے اور اب دعویدار مہاجرین کو متروکہ املاک کی منتقلی شروع ہو جائے گی ۔ غیر دعویدار مہاجرین اور مقامی افراد جو قانون معاوضہ کے تحت متروکہ املاک حاصل کرنے کے حقدار ہیں انہیں بھی املاک منتقل کی جائیں گی جن کے لئے انہوں نے درخواستیں دی ہیں ۔ اب سیٹلمنٹ کے حکام آبادکاری کی اسکیم نمبر ایک کے پیراگراف نو کے تحت درخواست گذار کے نام ایک مقررہ فارم بھیجیں گے یہ اس صورت میں کیا جائے گا ۔ جب یہ ثابت ہو جائے گا کہ استحقاق کی درخواست کے سلسلے میں جس میں درخواست گذار نے مکان یا دکان اپنے قبضے میں رکھنے کیلئے استدعا کی ہے کوئی فیصلہ طلب بات نہیں ہے ۔ اگر درخواست گذار کا استحقاق واضح نہ ہو تو ڈپٹی سیٹلمنٹ کمشنر مقررہ فارم پر نوٹس جاری کریں گے ۔ جس میں وضاحت طلب نکات بیان کئے جائیں گے

تصحیح مورخہ ۲۲ر اگست ۱۹۵۹ء کے الفضل میں صفحہ ۵ پر "ہستی باری تعالیٰ کے متعلق دوسری چیلنج" کے جواب میں مکرم مولانا ابوالعطاء صاحب کے مضمون کی دوسری قسط شائع ہوئی ہے ۔ اس کے عنوان میں سہو کتابت سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک شعر غلط شائع ہو گیا ہے ۔ شعر کے اصل الفاظ درج ذیل ہیں :۔

قدرت سے اپنی ذات کا دیتا ہے حق ثبوت
اس بے نشاں کی چہرہ نمائی یہی تو ہے